

ان سے اسانی جناب جو انوار حضرت مسیح موعود کی صلہ کاری ادا مان کر لو
 سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا ہے دیکھ سید
 شخص کا قرآن اور اٹھائیس اور ایسا نام فانی رہا
 ہے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرائض
 کرنا ہے جسے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما
 دیا ہے کہ مسیح موعود آئے ہوتے ہیں تمام
 لوگوں کے جہاد و فتنہ ہو جائیں گے سو
 اب میرے ظہور کے بعد تو اس کا کوئی
 جہاد نہیں ہماری طرف سے
 امان اور صلہ کاری کا
 عقیدہ چھوڑنا
 یہ کیسا ہے



پیشگی قیمت سالانہ

عام ۲۵
 خلاص و معاونین سے ۷۵
 ہندوستان سے باہر ۷۰
 غیر مذاہب والوں کو ۳۰
 اپنے سلسلہ کے غیر ۱۰
 مستفیج لوگوں سے ۱۰

Digitized by Khilafat Library

چند کیم باتوں کو آئی چہا در فارباں مہی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

قرآن کریم کا ترجمہ و تفسیر

دنیا میں پہلی طرز کا قرآن کریم

قاعدہ کسرنا القرآن کے ذریعہ جس
 آسانی اور عمدگی کے ساتھ قرآن کریم کی تعلیم
 دیا جاسکتی ہے وہ اب مخفی امر نہیں رہا۔ اسی
 قاعدہ کے پیچھے میں جس قسم کے قرآن کریم کا
 اشارہ کیا ہے شخص خدا تعالیٰ کے فضل پر چھو
 کر کے یہ سب قرآن کے مصنف کی کتابت و
 جمع کرنے ایک قرآن شریف چھاپنا چاہیے
 جو کتب خانہ کا ذخیرہ ۱۸ x ۲۲ کی قطع پر یا بغیر
 رشتہ بنو نہ دو یا بڑے چھاپے ہیں جو لوگ قرآن
 کی یہ کی اشاعت کے لیے دل میں جوش رکھتے ہیں
 اگر وہ اس نیک کام میں ہماری حوصلہ افزائی
 کریں تو اس مشکل کام کا سہل ہو جائیگا
 اسباب ممکن ہے اور پھر خدا تعالیٰ کا فضل
 شامل حال ہو تو سارا قرآن شریف چھپ
 جانا آسان ہے
 اس نمونہ کے دو پار و کتا میرے یہ ہے یہ پار
 بالکل طیار ہیں۔ تمام درخواستیں دفتر الحکم
 کے نام آتی چاہیں +

مزدہ یاد

سلاک واریڈ کا پہلا اڈیشن منظور غرض کہ کیا تھا
 قوم سے اس کا کو خاص قدر و غور کی نگاہ سے کیا گیا
 کا شکر ہے کہ وہ بہت مضبوطی ثابت ہوا۔ اس کا دوا اور
 چھپ سہا ہے۔ میں مرتبہ نظر ثانی کے بعد یہ کہ یہ سب سیم بھی
 کر دی ہے۔ مگر وہ باخود و زیادہ نہیں چھپا۔ جو دہندہ اس کو
 ختم ہونے پر آتی تھیں۔ مگر وہ کوئی حد نہیں لکھا۔ اس پر
 جلد و غور سے بھیج دیا۔ اس کی تیسری سیم کے بعد سیم چھپ گئی
 تیسرا اڈیشن کا انتظار کرنا پڑا۔ کتابت اور تعلیق کی
 تبدیلی ہو گئی ہے قیمت وہی ۲۲ روپی جلد

تیسرا اڈیشن چھپ گیا

حضرت اقدس کی ایک تقریر اور مسئلہ حدیث الودیعہ
 پیڑ درمتر چھپ چکا ہے اس پر بھی تیسرا اڈیشن قیمت وہی ۲۲

دفتر الحکم کی موجودہ کتابیں

تفسیر القرآن ۱۰
 کریم سے منتخب لکھنؤ کے منظر اگر کسی لکھنؤ میں ہو
 اور سلاک کی کوئی تفسیر انھوں نے پڑھی ہو وہ بھی
 نقل ہے تو یہ لکھنؤ میں بھیج دیتے ہیں کہ اس پر
 رپورٹ جلد سالانہ میں منظر کو طلبہ کی نظر پڑے
 میں یہ حضرت اقدس کی زبردست تقریر و کلام و فتویٰ
 حکیم لائے اور یہ کوئی علم و حکم علی درجہ کی ہے

جس میں قرآن کریم کی لغت و جلال کو قائل اور
 معارف کے نگاہ میں ظاہر کیا ہے قیمت ۷۰
 الانذار صرف چند ہی خطوں میں طاعون
 کے مطابق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کارروائی کا مجموعہ
 طاعون کی پوری تاریخ و بیان۔ قیمت ۲۰
 اصلاح النظر۔ عربیوں کے فقہاء و علمائے
 ہر اعتبار کا لطیف جواب جو حضرت حکیم لائے
 کے ارشاد سے ایڈیٹر الحکم نے لکھا اور اس کی
 نظر ثانی کے بعد چھپا۔ اور عربیوں کی طرف سے
 اس تک لا جواب ہے۔ قیمت ۲۰
 تفسیر سورہ تہت۔ فاضل امر دہلی کے مضمون
 سے لیکھنؤ کے جواب میں قیمت ۲۰
 محمود کی آئین قیمت ۲۰

حضرت اقدس کی پُرانی تحریریں جس
 حصہ میں موجود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ترجیح
 چھپ گئیں ہیں ان میں سے مضامین + مسئلہ الہام
 دیو سماج کے بانی اگنی ہوتری سے خط و کتابت
 مسئلہ تاریخ پر عربیوں سے بحث۔ اور دیگر
 قرآن کا مقابلہ۔ قیمت ۲۰
 سراج الدین عیسائی کے حجاز سوال
 کا جواب۔ دوسرا اڈیشن حضرت اقدس کے قائم
 کر صلیب کے لیے کارگر حربہ اور غلط اسلام کا لہجہ
 کا مذبحہ قیمت ۲۰
 النصیحہ خانبہ جاد شاہ صاحب لکھنؤ کی تصنیف
 منظوم اور قابل دیدن چند خطوں میں باقی میں قیمت ۲۰
 مباحثہ حیات و وفات مسیح۔ مولوی شاد
 اور شری سے مباحثہ قیمت ۱۰

ضروری اطلاع

اس سے پیشتر جسے حکیم میں کوئی مرتبہ تھا اس کے
 کہ الحکم کے متعلق ہر قسم کی خط و کتابت
 ترسل زر وغیرہ خاکسار ایڈیٹر الحکم کے نام
 ہوتی چاہیے۔ اور الحکم کے متعلق اس کی عدم
 رہی یا کسی اور قسم کے متعلق شکایت سے
 براہ راست دفتر الحکم کو اطلاع کرنا چاہیے۔ مگر
 بعض احباب کسی نہ کسی وجہ سے حضرت اقدس کو
 کوئی خط لکھتے ہیں تو ان میں ان امور کا بھی جو
 الحکم سے متعلق ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 ہیں بطریق نظر اس پر کہ ان کی اوقات گرامی کا خرچہ
 بنے ہوئے ہو کہ ان کی کوئی کوئی کوئی علم و حکم
 خریداروں یا ان کی قیمتوں کو وصول ہونے پر اس کی
 الحکم کے متعلق نہیں بلکہ ان کو الحکم کے مصنفین
 سے بھی کوئی تعلق نہیں ہوتا جو ایڈیٹر الحکم کی
 ذاتی تالیف و ترتیب ہے میں اور ذاتی آئین
 ہوتی ہیں اور حضرت اقدس سے کوئی احتجاج یا مسئلہ
 کے متعلق نہیں کیا جائیگا کہ ان کی وفات گرامی میں
 کہاں یہ سب قدر علی ہے کہ ان کی قیمت کیا ہو اس پر
 یہ ضروری نوٹ کر لیا جاوے کہ ہر قسم کی خط و کتابت جو اس
 دفتر الحکم سے ہونی چاہیے



بجرام کو وقت توڑ کر ایک مہینہ پورے وقت آئی برسا رہا نہ کر سکا

ہم کو انسان کے اندر خلاق رزق کے بہت سے جن ہیں اور جب یہ سب بکھرتے رہتے ہیں تو کھلتے جاتے ہیں مگر سب سے آخری جن تکبر کا ہوتا ہے جو اس میں رہتا ہے اور خدا کے فضل و اقدار انسان کے لیے مجاہدہ اور دعاؤں سے نکلتا ہے بہت سے آدمی اپنے آپ کو خاکسار سمجھتے ہیں لیکن ان میں بھی کسی نہ کسی نوع کا تکبر ہوتا ہے جس کا ان کو علم بھی نہیں ہوتا اس لیے انکی باریک درباریک قسموں سے بچنا چاہیے بعض وقت تکبر دولت سے پیدا ہوتا ہے دو فتنہ منگبر دوسروں کو کنگال سمجھتا ہے کہتا ہے یہ کون ہے جو میرا مقابلہ کرے۔ بعض اوقات خاندان اور ذات کا تکبر ہوتا ہے۔ سمجھتا ہے کہ میری ذات بڑی ہے اور یہ چھوٹی ذات کا ہے۔ ایک عورت سیدانی تھی اُسے سار گئی وہ دوسرے گھر میں جا کر کہنے لگی کہ ہنسی تو تو پاؤں پا کر گیا کہ وہ دوسرا کیونکہ غم امتی ہو اور میں سیدانی ہوں ان رسول ہوں۔ بعض وقت تکبر علم سے بھی پیدا ہوتا ہے ایک شخص غلط بدلتا ہے تو یہ سمجھتا اُس کا عیب پکڑتا ہے اور مشورہ مچاتا ہے کہ اسکو تو ایک لفظ بھی سمجھ پور نہیں آتا۔ غرض مختلف قسمیں تکبر کی ہوتی ہیں اور یہ سب کی سب انسان کو نیکوں سے محروم کر دیتی ہیں اور لوگوں کو نقص پہنچانے سے روکتی ہیں ان سب سے بچنا چاہیے۔ مگر ان سب سے بچنا اک موت کو چاہتا ہے۔ جب تک اس کو شک و شبہ نہیں کرتا خدا تعالیٰ کی برکت اس پر نازل نہیں ہو سکتی اور خدا اس کا مشعل ہوتا ہے

ضرورت حقہ

ہمارے ایک احمدی بھائی سید محمد شاہ صاحب ساکن بن باجہ کی بیوی بقیہ انہی فوت ہوئی ہے چونکہ یہ صاحب احمدی ہیں ان کی برادری ان سے اسی وجہ سے بے تعلق ہے کہ وہ احمدی کیوں ہوئے یہ صاحب شالائی کا کام کر کے اپنی وجہ کفالت بخوبی چلا سکتے ہیں اور گیلانی سپرین اگر کسی صاحب کو خدا تعالیٰ کی توفیق برادری دے اور ان سے تعلق پیدا کرے کی ضرورت محض ہوتی تو وہ محمد علی صاحب مدرس بن باجہ سے اس کے متعلق دریافت کر کے فیصلہ کریں ہماری جماعت بہت ہی خوش نصیب ہو اگر اپنے تعلق میں احمدی بھائیوں کی کثرت حاصل رکھے اور حضرت اقدس بلکہ اسد قلے کی نسبت سنی کا بھی یہ ایک بڑا ذریعہ ہے۔ خدا تعالیٰ توفیق دے

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت محمد اسد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت ناسا ہے چنانچہ ۱۲ مارچ ۱۹۰۲ء کو جناب سول سرجن صاحب ہمارے گورنر و اس وقت تشریف لائے اور انھوں نے آپ کی عام حالت صحت کے لحاظ سے چھ ہفتہ تک سفر کر کے ناقابل ہوئے کا سرٹیفکٹ دیا۔ اس لیے آپ ۱۳ مارچ ۱۹۰۲ء کو گورنر و اسپور حاضر ہو سکے۔ ۲۔ بزرگان ملت خدا کے فضل سے خدمت دین میں مصروف ہیں ایدہم اللہ بضرک۔ ۳۔ ہفتہ زیر اشاعت میں بھی بارش ہوئی۔

مقدمات

بمقدمہ ایڈیٹر الحکم بنام فقیر محمد الیڈر سراج الاخبار جلیل و کرم الدین خرم دہم ستایا گیا۔ ۱۳ مارچ ۱۹۰۲ء کو حضرت محمد اسد علیہ الصلوٰۃ والسلام غلات مقدمہ تھا وہ ڈاکٹر سرٹیفکٹ پر ہمارے ہفتہ کے لیے ملتوی ہوا کہ ڈاکٹر صاحب اگر شہادت دیں کہ واقعی حضرت سراج ہیں یا نہیں۔ خواجہ کمال الدین صاحب کل سے شہادت کو توجہ دلائی کہ یہ شہادت اکیٹ شہادت کے باقت غیر متعلق ہے۔ اور اس کے علاوہ پیر مر علی شاہ کے متعلق جب سرٹیفکٹ پیش ہوئے تھے وہی تو عدالت نے کہی یہ تجویز نہیں کیا کہ ڈاکٹر خود اگر شہادت حلفی دے مگر جیسٹریٹ صاحب نے اپنا فیصلہ بحال رکھا اور ۵ مارچ ۱۹۰۲ء کو ڈاکٹر صاحب کی شہادت لی جس میں ۱۲ اپنے سرٹیفکٹ کی تصدیق کی۔ آخر عدالت نے اس مقدمہ کو ۱۰ مارچ ۱۹۰۲ء ملتوی کیا۔

مقدمہ سرقہ میں ۱۲ مارچ ۱۹۰۲ء کو مکمل ہوئے کا وعدہ فرمایا اور ۱۰ مارچ کو مقدمہ حرم کر دیا۔ اور کرم الدین ڈسپانچر ہوا۔ اب صرف دو مقدمے باقی ہیں ایک بھلا کرم الدین و فقیر محمد دوسرا بھلا و حاکم فضل الدین و حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام

مکشر صاحب درگور دیو میں

۱۵ مارچ ۱۹۰۲ء کو دوپہر کو جناب مکشر صاحب ہمارے گورنر و اسپور تشریف لائے۔ انھوں نے شیش مقامی حکام اور علماء شہر کے استقبال کو موجود تھے۔ گاڑی سے اترتے ہی آپ نے مقامی حکام کا سلام لیا۔ اور

معدنات

۱۹۰۲ء میں ۱۶ مارچ کی شام کو وہیں قادیان آیا ہوں۔ اس لیے ۱۷ مارچ ۱۹۰۲ء کا اخبار یہی نہیں کہ بعد از وقت شام ہوتا ہے بلکہ وہ پور صفحات پر بھی شام نہیں ہوا اور صبح پھر شام کیا جاتا ہے

انجمن حمایت اسلام لاہور کا بل دید سالانہ جلسہ

۱۔ پہلے شہر ہو چکا ہے کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کا سالانہ جلسہ بیچم۔ روم۔ سوم۔ اپریل کو منعقد ہو گا اور مشاہیر علماء و فضلا مختلف دین و اصناف سے تشریف لاکر جلسہ کی عزت افزائی کریں گے اور شرکاء جلسہ کو اپنے پاکیزہ کلاموں اور وسیع معلومات اور بخار سے مستفید فرماویں گے پس ہمدردان قوم و ملت اپنی شہریت سے جلسہ کو بارون و اور کامیاب بنانے کی کوشش کریں اور علماء اور ناظموں کی تقریروں اور نظموں سے حظ وانی حاصل کریں

۲۔ ان صاحبوں کے قیام و طعام کا انتظام سب دستور ممبران انجمن کے ذمہ ہے جو جلسہ میں تشریف لادیں اور انجمن کے مکان میں ٹہرنا چاہیں بشرطیکہ وہ کم از کم ایک ہفتہ قبل از تاریخ جلسہ اپنے ارادہ سے اطلاع دیں۔

۳۔ صاحب سرٹیفکٹ ہر شخص کو تفریق و تفریق و تفریق دیں اور صاحب منبر اور روم ہر شخص کو دیں اور غایت منظر کر لیں کہ ان لوگوں سے جو جلسہ میں شامی نیکی نیت سے سفر کریں وہ اول گھاس اور پھر درجہ کا کرایہ نصف مایا جاوے گا یعنی وہ

۱۔ ایک ہفتہ کا ہوا کرایہ دیکھو اس میں جاسکے بشرطیکہ سافٹ پچاس میل تک نہ ہو۔ رعایت بشمولیام جلسہ صرف دس روپے کے لیے ہوگی اور اس جلسہ کے اندام نہ سفر کرنا ہوگا

۲۔ رعایتی شہر چیر سکر ٹری انجمن کے سرٹیفکٹ میں کرنے پر ریلوے ٹکٹیشن سے ٹکٹ مل سکیں گے یہ سب صاحب شریک جلسہ ہونا چاہتے ہیں وہ فوراً رقم سرٹیفکٹ طلب کریں۔

۳۔ ریلوے ٹکٹیشن لاہور پر چند و التشر مہانوں کے استقبال کے لیے موجود ہوں گے جو انھیں صحاڑیوں پر سوار کر کے قیام گاہ تک پہنچا دیں گے۔

۴۔ ٹکٹیشن سے باہر مگر احاطہ ریلوے کے اندر ایک شامیانہ نصب کیا جاوے گا اور اس کے پاس ایک بلند چھتھا لکھو نشان کا لٹا جاوے گا۔ ریل سے اتر کر اور ٹکٹیشن سے ٹکٹ شریک جلسہ ہونے والے صاحب پہلے اس شامیانہ میں چند منٹ کے لیے ٹہریں گے اور وہاں سے قیام گاہ کو روانہ ہوں گے پس ان صاحبوں کی خدمت میں جو ممبران انجمن کے مکان میں ٹہرنا چاہیں انہیں اس سے کہہ دینے ہیں شامیانہ میں ٹہریں اور حق الوصل ایسی ٹرینوں میں سوار ہوں جو دن کے وقت لاہور پہنچتی ہیں

۵۔ جلسہ حسب معمول اسلام کالج کے وسیع صحن میں ہو گا جو ریلوے ٹکٹیشن کے قریب شیراں والا دروازہ (دھڑکی دارہ) کے سامنے ہے ٹکٹیشن سے ٹکٹ قلعہ والی سڑک کے رستہ شیرالوالہ دروازہ میں داخل ہوں یا لٹھ مار مار کے ہو کر کئی دروازہ کے رستہ کالج میں آجاویں مہانوں کو اسی مکان میں ٹہرایا جاوے گا جہاں جلسہ ہوگا۔

۸۔ جلسہ کی کارروائی یکم اپریل کو صبح کے ۱۰ بجے شروع ہوگی جس کے متعلق مکمل پروگرام ہر شخص کو کیا جاوے گا شائقین جلسہ کو کارروائی انجمن کے آرام و سہولت کے لیے تو یہی مناسب ہے کہ صاحب شریک جلسہ ہونا چاہیں وہ کسی اور کوشش کریں کہ جمعہ کی صبح لاہور پہنچ کر جاویں۔

۹۔ علاوہ ان پروپیجاں کے جو کہ دیگر دیگر شہر کا جلسہ کے لیے بھی موقع موقع وقت بخیر لکھی کوشش کی جاوے گی جس میں وہ کچھ مسئلے بھی زیر کر سکیں گے جو انجمن کی ترقی اور انتظام سے تعلق رکھتی ہوں اور ان میں ایسی تجاویز ہوں جن پر عمل کرنے سے وہ دقیق رتبہ ہو جاویں جو انکی ترقی اور انتظام کے سدرہ ہیں اور ہو سکتی ہیں۔

۱۰۔ جس مکان میں مہان فرودکش ہوں گے ہر ایک ایک کمرہ بطور سیشن روم کے مقرر کیا جاوے گا جو یہاں سے ہر ایک صاحب کو ہر ایک نشست کی اطلاع جو وہ صاحب حاصل کرنا چاہے مل سکے گی اور خطوط وغیرہ بھی جو ان کے نام آئے ہوں اسی جگہ سے ملیں گے۔

۱۱۔ مہانوں کو ٹکٹ دیے جاویں گے جن کے ذریعہ کھانے کے کمرہ میں داخل ہونے کا حق انہیں حاصل ہوگا

۱۲۔ الملتحقین شمس الدین جنرل سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور۔

مسلمان کی فلاح کا اصلی ریح

عصر جدید مشہور اہل کرا اور ہم

عصر جدید نے فروری سن ۱۹ کی اشاعت میں شائع کیا ہے کہ اس بارہ مشہور اہل کرا اور ہم کے متعلق رائے پوچھی گئی اور یہ سوال بھی لکھا گیا کہ مسلمانوں کو ایک کفایت شعار اور سنجیدہ قوم بنانے اور ان کو اپنی تمدنی حالت کی طرف متوجہ کرنے کے لئے کیا تجویز کرنی چاہئے؟

اس سوال کا جواب ڈپٹی نذیر احمد صاحب لوی شہلی ضلعی اور لوی حبیب الرحمن شروانی سپرنٹنڈنٹ نے اپنے اپنے طرز پر دیا ہے۔ ہمہ جو اب بات یہاں درج کرتے ہیں اور اس پر عصر جدید کا اندیشہ رکھنے والے ہر اور پیرائش پر اپنا رنگ لکھیں۔ لیکن انہوں نے جو کہم کجانی طور پر مندرجہ بالا صاحب کی رائے سے بھیج کر کے ہیں اور نہ ان پر کجانی برسرک اس لئے کہ ان حرف و ذی نذرانہ کی رائے کو دینی میں۔ اس پر جس کے بعد دیگرے شیوخ و ائمہ کبارین کو۔ انشاء اللہ العزیز۔

ڈپٹی نذیر احمد صاحب کی رائے

مسلمانوں کو ایک کفایت شعار اور سنجیدہ قوم بنانے اور ان کو اپنی تمدنی حالت کی طرف متوجہ کرنے کے لئے جو کہم دینے کی تعلیم ہے اور خاص کر دینی تعلیم اور دینی تعلیم میں بھی خاص کر قرآن کی تعلیم اور قرآن کی تعلیم کے بغیر قرآن اولیٰ کی تعلیم اور اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ علماء کو ہم خیال اور طرز رفتار بنایا جائے اور ان کے ہاتھوں میں قوم کی ہاک ہے۔

اس پر عصر جدید کا نوٹ

مسلمانوں کو قرآن شریف کی تعلیم بنانا وہ بھی ہو کہ تعلیم دینا اس وقت اس لئے ضروری ہے کہ ایک اصلاح کی پیدا ہوئی جو جس کے مقابلہ میں سب کو تشویش ناک رہے ہیں۔ جس قدر غور و فکر قرآن شریف کا مطالعہ کیا جائے اسی قدر معلوم ہو گا کہ اس کا انتشار بھی ہے کہ دنیا میں انسان خدا ترس و سنجیدہ اور کفایت شعار نہیں ہے۔ قرآن اعتدال کے پامال ہے گزرے۔ تو ہر جگہ دکھائی دے اور دنیا کو نیک عمل اور مشاہدہ قدرت کے لئے ایک میدان قرار دیتا ہے مگر عقل یہ ہے کہ قرآن شریف کی تعلیم ہی اگرچہ طرز پر ہے نہ ہو۔ اور وہ نام پرستی اور رسم پرستی اور اہل عقائد مزمنہ کی روشنی میں اس کو دیکھا جائے تو وہ بھی بوجائے ایک جل نہیں ہونے کے ایک مجموعہ الفاظ کا

ہو جاتا ہے جس کو ہر کی طرح شہرہ پزیر کر دینا چاہئے۔ اپنے خام و غلط و پر مردہ تہذیب کی تصویر بنالیا ہے۔

قرآن شریف کا مطالعہ عقل و علم کے ذریعہ ہونا چاہئے۔

رہا علماء کو مائل یا مصلح کرنا۔ یہ کام بہت مشکل ہے مگر زمانہ آہستہ آہستہ اس کو پی کرنا چاہئے۔ جس سے ست اور ناکارہ تصعب گروہ قوم میں کم ہوتا جائیگا۔ دوسرے علماء بھی ناہید یا بے وقت ہجرت ہم کو چاہئے کہ سچائی اور قومی ہمدردی کا جلال پھیلانے میں۔ یقین ہے کہ علماء بھی اس میں اگر تھیں جاویں۔ موجودہ حالت میں علماء کا ہم غور و فکر کی طرف صرف اس صورت میں متوجہ ہو سکتا ہے جو جب وہ دیکھے کہ ہم ہر اصل درمیان میں نہان کر ہم زبان ہیں۔ لیکن یہ ان کی خود ہوشی ہو سکتا ہے جو ہر جا سے لو شاء اللہ للہم صلوٰۃ وسلاماً

اس را اور نوٹ پہاڑیالک

اس سوال کے جواب سے قوم کا کل متفق ہے کہ مسلمانوں کو ایک کفایت شعار اور سنجیدہ قوم بنانے اور ان کو اپنی تمدنی حالت کی طرف متوجہ کرنے کی تعلیم ہے۔ لیکن اس تعلیم کی تفصیل کی جو صورت ڈپٹی نذیر احمد صاحب نے پیش کی ہے کہ گروہ علماء کو ہم خیال اور طرز رفتار بنایا جائے جو ان کے ہاتھوں میں قوم کی ہاک ہے۔ یہ ایسی غیر معمولی اور ناکامی اصل ہے کہ ہمیں اس کو اپنی نذر احمد صاحب ایسا مشہور آدمی کے لئے پیش کرنا ہے۔

بہر حال عصر جدید بھی اس شہرہ رائے کی کمزوری کو تسلیم کرتا ہے۔ اور اس کو بہت مشکل قرار دیتا ہے۔ وہ علماء کو مائل یا مصلح کرنے کا ایک ہی وقت یا ذریعہ سمجھتا ہے کہ یکسوئی اور ناکارہ اور تصعب گروہ قوم میں کم ہو جائے۔ یا ناہید اور بے وقت ہو جائے۔ علماء کو خطاب عصر جدید دینے دیا ہے وہ واقعی اس کے متفق ہیں۔

غرض طور طلبیات نذیر احمد صاحب کی رائے اور عصر جدید کی تشویش میں یہ رہ جاتی ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم مسلمانوں کی اصلاح کا حقیقی ذریعہ ہے۔ لیکن اس تعلیم کو خود مند اور موثر بنانے کے لئے کیا راہ اختیار کی جائے؟

بات اصل یہ ہے کہ قرآن شریف کی تعلیم اگرچہ غرض ہے کہ اس کو طوطے کی طرح رٹ دیا جائے تو ہر قوم کا ہر فرد کو اس کا پڑھنا پڑھنا ہر فرد کو قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ لیکن مسلمانوں کی اصلاح اور فلاح کا ذریعہ یہ بنانا چاہئے کہ قرآن کریم پر عمل کیا جائے اور مسلمانوں میں عملی قوت پیدا ہو۔

عصر جدید تو یہ کہتا ہے کہ مسلمانوں کی تعلیم اگرچہ طرز پر ہے نہ ہو اور ان کا ہم پرستی اور رسم پرستی اور اہل عقائد مزمنہ کی روشنی میں اس کو دیکھا جائے تو وہ بھی بوجائے ایک جل نہیں ہونے کے ایک مجموعہ الفاظ کا ہونا چاہئے جس کو ہر کی طرح شہرہ پزیر کر دینا چاہئے۔ اپنے خام و غلط و پر مردہ تہذیب کی تصویر بنالیا ہے۔

قرآن شریف کا مطالعہ عقل و علم کے ذریعہ ہونا چاہئے۔

رہا علماء کو مائل یا مصلح کرنا۔ یہ کام بہت مشکل ہے مگر زمانہ آہستہ آہستہ اس کو پی کرنا چاہئے۔ جس سے ست اور ناکارہ تصعب گروہ قوم میں کم ہوتا جائیگا۔ دوسرے علماء بھی ناہید یا بے وقت ہجرت ہم کو چاہئے کہ سچائی اور قومی ہمدردی کا جلال پھیلانے میں۔ یقین ہے کہ علماء بھی اس میں اگر تھیں جاویں۔ موجودہ حالت میں علماء کا ہم غور و فکر کی طرف صرف اس صورت میں متوجہ ہو سکتا ہے جو جب وہ دیکھے کہ ہم ہر اصل درمیان میں نہان کر ہم زبان ہیں۔ لیکن یہ ان کی خود ہوشی ہو سکتا ہے جو ہر جا سے لو شاء اللہ للہم صلوٰۃ وسلاماً

اس را اور نوٹ پہاڑیالک

اس سوال کے جواب سے قوم کا کل متفق ہے کہ مسلمانوں کو ایک کفایت شعار اور سنجیدہ قوم بنانے اور ان کو اپنی تمدنی حالت کی طرف متوجہ کرنے کی تعلیم ہے۔ لیکن اس تعلیم کی تفصیل کی جو صورت ڈپٹی نذیر احمد صاحب نے پیش کی ہے کہ گروہ علماء کو ہم خیال اور طرز رفتار بنایا جائے جو ان کے ہاتھوں میں قوم کی ہاک ہے۔ یہ ایسی غیر معمولی اور ناکامی اصل ہے کہ ہمیں اس کو اپنی نذر احمد صاحب ایسا مشہور آدمی کے لئے پیش کرنا ہے۔

بہر حال عصر جدید بھی اس شہرہ رائے کی کمزوری کو تسلیم کرتا ہے۔ اور اس کو بہت مشکل قرار دیتا ہے۔ وہ علماء کو مائل یا مصلح کرنے کا ایک ہی وقت یا ذریعہ سمجھتا ہے کہ یکسوئی اور ناکارہ اور تصعب گروہ قوم میں کم ہو جائے۔ یا ناہید اور بے وقت ہو جائے۔ علماء کو خطاب عصر جدید دینے دیا ہے وہ واقعی اس کے متفق ہیں۔

غرض طور طلبیات نذیر احمد صاحب کی رائے اور عصر جدید کی تشویش میں یہ رہ جاتی ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم مسلمانوں کی اصلاح کا حقیقی ذریعہ ہے۔ لیکن اس تعلیم کو خود مند اور موثر بنانے کے لئے کیا راہ اختیار کی جائے؟

بات اصل یہ ہے کہ قرآن شریف کی تعلیم اگرچہ غرض ہے کہ اس کو طوطے کی طرح رٹ دیا جائے تو ہر قوم کا ہر فرد کو اس کا پڑھنا پڑھنا ہر فرد کو قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ لیکن مسلمانوں کی اصلاح اور فلاح کا ذریعہ یہ بنانا چاہئے کہ قرآن کریم پر عمل کیا جائے اور مسلمانوں میں عملی قوت پیدا ہو۔

پس قرآن شریف کی تعلیم کیلئے ڈپٹی صاحب کی تعلیم کے ترکیبی ذریعہ اور ہم سے قابل لحاظ نہیں لایا۔ انہوں نے محض قرآن شریف کا ترجمہ کر دیا وقت بعض آیات کا ترجمہ محض کو روانہ تقلید و خیال تجارت کی بنا پر کر دیا ہے جن سے ان کا دل غافل بنا

مشفق نہیں ہو گا

مثلاً آیات متعلقہ وفات صحیح وغیرہ

الہیہ عصر جدید نے جو رائے علماء کو ہم غور و فکر کو اپنی رائے کے متعلق دی ہے۔ وہ علماء کی حالت کو خوب واضح کر رہی ہے۔ اور مسلمانوں کے غور کے قابل ہے۔

اس میں تو کوئی کلام نہیں کہ قرآن کریم کی تعلیم کی علم اشاعت مسلمانوں کی اصلاح کا ہی ذریعہ ہے۔ لیکن قرآن فہمی اور عملی قوت کے پیدا کرنے کیلئے خدا ناک کے کیے نامور اور ضروری کی ضرورت ہے اس کے ماتحت جو قوم ہوتی ہو اس کی ساری ذراعت اور جیکڑوں کا وہ حکم ہو گا اور اس کا فائدہ فیصلہ باطن سمجھا جائے گا۔ ایک کو مدد قوم میں پیدا ہو جائے گی جس کی ضرورت کو عصر جدید کا لایا ہے اور محسوس کرتا ہے۔

پس اس مصیبت کو دیکھ کر قرآن کریم کی تعلیم کی تعلیم بنانا اور اسلامی کامیابی بنانا جس کو ہر کی طرح شہرہ پزیر کر دینا چاہئے۔ اپنے خام و غلط و پر مردہ تہذیب کی تصویر بنالیا ہے۔

قرآن شریف کا مطالعہ عقل و علم کے ذریعہ ہونا چاہئے۔

رہا علماء کو مائل یا مصلح کرنا۔ یہ کام بہت مشکل ہے مگر زمانہ آہستہ آہستہ اس کو پی کرنا چاہئے۔ جس سے ست اور ناکارہ تصعب گروہ قوم میں کم ہوتا جائیگا۔ دوسرے علماء بھی ناہید یا بے وقت ہجرت ہم کو چاہئے کہ سچائی اور قومی ہمدردی کا جلال پھیلانے میں۔ یقین ہے کہ علماء بھی اس میں اگر تھیں جاویں۔ موجودہ حالت میں علماء کا ہم غور و فکر کی طرف صرف اس صورت میں متوجہ ہو سکتا ہے جو جب وہ دیکھے کہ ہم ہر اصل درمیان میں نہان کر ہم زبان ہیں۔ لیکن یہ ان کی خود ہوشی ہو سکتا ہے جو ہر جا سے لو شاء اللہ للہم صلوٰۃ وسلاماً

اور بیان پر وہ شرط مقرر ہے جس پر ہمارے ہی باطن پر
 غلات الشریط غلات الشریط۔ قاعدہ مسلحہ ہے
 مرد و ست کرین کہ غلات نے مجتہد کے ہاتھ اور قیامت
 میں ہاتھ اور عقب پر سب ہی تو خدا رحمت و نوریہ
 اس کا تعجب نہ کر کہ سب سے پہلے یہ وہ مجتہد صاحب
 ملک زندہ ہی رہیں گے۔ وہ برات ان کی درازی
 عمر کی کہان ہے۔ فہرہ۔

خاکسار نذر علی از پشاور۔

مظلومان پوٹس

(وی نوٹسٹم)

نوٹسٹم کی یہ اسماعیلی کیوں ہو جو خرابان
 پیدا ہوتی ہیں وہ کیا کسی نہیں ہیں کہ ایک دور ویش
 انسان اسے واقف ہو سکے۔ مظلومان کے سب سے بڑی
 خرابی یہ ہے کہ نوٹسٹم کے واسطے یہ مانتے ہیں سائل کی
 قسمت کا فیصلہ دیا جاتا ہے۔ وہ اس کے واسطے توان و حیا
 اور دلی کو نظر انداز کر دیتے ہیں جو اس حق میں مفید اور
 موثر ہیں اور ان کو وہ لوگوں کو نوٹسٹم کے واسطے
 حقوق کے سبب نہیں ہیں یا اسے طرز سے پیش کر دیکھ
 کمزور ہو جائیں اور طرز پر کٹا خانہ دکھائی دے
 ہم نے گذشتہ اشاعت میں ایک مثال دی تھی مثال
 اور جلال الدین دکن کی رہی ہے جس سے صاف
 معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی تصویر کی دو مختلف مثالیں
 دی گئی ہیں۔ اب غور طلب یہ سوال ہے کہ کیا ان کی
 حال میں ایک ہی قسم کا جرم ہے یا وہ مختلف مسائل
 کے لیے ہیں؟ لیکن اس سوال کا جواب یہ ہو سکتا ہے
 کہ یہ ایسی نوٹسٹم کا نتیجہ ہے۔ جلال الدین کا کوئی
 ہوا خواہ غالباً لاجپور میں موجود ہے اس سے اپنی سی
 سے اسے بچا لیا اور دیوی مثال کا پرسان حال
 کوئی نہ بھلا وہ زیر عتاب ہو گیا۔

ہم پوٹسٹم جنرل صاحب ہمارے
 ادب و احساس کرتے ہیں کہ جہاں وہ ہیکل کی
 خاطر ہو جائے مگر پوٹسٹم میں کہ ایک اسے درجہ
 آدمی کی معمری حکایت خط کے پیر پر پوٹسٹم
 کا ایک ہا سلسلہ شروع کر دیتے ہیں اور مصلحت
 کو کافی نتیجہ کرتے ہیں کیا وہ ان کا یہ فرض نہیں
 کہ ان لوگوں کے حال زار پر ہی دم نہ لادیں۔ جن کی
 قسمت ان کے ہاتھ میں رکھی ہے۔ وہ جلال الدین
 اور دیوی مثال والا کیس کل خود مظلومان اور
 اس کو اول سے آخر تک پڑھ جائیں۔ پھر ان کو
 معلوم ہو جائے گا کہ ان کے ماتحت چھوٹے بکارتوں پر
 کیا کر رہی ہے اور کس طرح ان کے حقوق کا اٹاف
 ہو رہا ہے۔ ہم جب تک ایک معاملہ کو کیس کو کر لیں
 آگے چلنا نہیں کرتے نوٹسٹم کی یہ اسماعیلی
 کی خرابیوں میں ہم متعدد نہیں کرتے اور ان کی فہم

کرین گے اور پوٹسٹم جنرل کو دیکھیں کہ ان کے
 ماتحت ان کی زبرداری پر محکمہ واکٹانہ میں کیا ہو رہا ہے۔

ملا زمان ٹھنک کے کو ارٹ

مزدور واقف بعد از زمیندار نے
 اس مضمون پر ایک سہولت نامہ لکھا
 کی غرض یہ ہے کہ جس کو کم ذیل
 میں درج کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)
 ملا وہ ان حکایات کو جو حوالہ دے رہی ہیں اور ان کی
 بہت سی باتیں اور مضامین میں جن کی طرف حکام
 کی توجہ منطقت کرنا اور جن پر روشنی ڈالنا ضروری ہے
 مظلومان کے ملا زمان واکٹانہ کی کو ارٹ سے جا کو قیام
 و سکونت کا معاملہ ہے۔ یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے
 کہ ملا زمان واکٹانہ کے فرائض کچھ ایسے ہیں کہ جن پر
 وقت اور موسمی رقم نہیں کرتے۔ ہوسم کرا میں جبکہ
 آفتاب ۵ بجے نکلتا ہے۔ اگر ان کی حاضری میٹنگ ہے
 تو موسمی سہولتیں جبکہ تعجب خاک ہی ہو گی بیدار ہوتا
 ہے ملا زمان واکٹانہ وہی جیسے ہی حاضری کو پابند
 ہیں یہ وہ وقت ہوتا ہے کہ ایک ڈیڑھ گھنٹہ کے
 مزدور سے لیکر اعلیٰ اہلکار تک اپنا اپنا کمر بستہ
 میں بٹے ہوئے صبح کے خواب نوٹسٹم کے مزے
 لوٹتے ہوئے ہیں۔ لیکن ایک ایسا ہی خوش نصیب
 فرقہ ہے کہ جو اس وقت کی بہت سی لوگوں کے فہم
 کو اتفاق کیا کہ ملا زمان واکٹانہ کی حاضری ضروری ہو
 سب شام گھنٹہ کی بجائے۔ لیکن قیامتوں سے واکٹانہ
 کی طرف لپکے جاتے ہیں۔ یہ کون ہیں وہی ملا زمان
 واکٹانہ؟

اگر گھنٹوں میں جبکہ آفتاب ۵ بجے غروب ہوتا ہے
 اور ملا زمان واکٹانہ کی کسیدہ آجائے میں اپنے اپنے
 گھروں کو چلو جاتے ہیں تو جیسے میں جبکہ دن
 ۵ بجے غروب ہوتا ہے ان کی جیسی کاری وقت
 ہے جبکہ چار گھنٹہ کی رات گزرتی ہے اور آفتاب
 عالم تاب بھی چاند کی آمد کا انتظار نہ کر کے بغیر جان
 سپرد کے نوٹسٹم کے ایسا نشانہ مغرب میں وہ کھڑے
 پیشتر ہی جا چکے ہیں اس وقت اگر کوئی شخص دن بھر
 محنت و کوشش سے شہر کو ناہوا دکھائی دیتا ہے تو وہ
 کوئی غریب ملازم واکٹانہ ہی ہے۔
 یہ مظلومان ان واکٹانوں میں اور بھی زیادہ ہوتی
 ہیں جو آبادی سے دور سرکاری دفاتر کے پاس یا
 جھاو دیوں میں ہیں جہاں ان غریب ملازموں کو
 نہ تو کرایہ پر مکان ملتا ہے نہ اور سرکاری طور پر
 جو چند کوٹھڑیاں سرکاری طور پر بنی ہوئی ہیں وہ
 ملازمین پوٹسٹم کے حالات میں تو ان کے ملازموں
 اور دوسری ضروریات کیلئے ہی کافی نہیں ہوتیں اور
 اگر وہ خالی ہی ہوتی ہیں تو سوائے ان کی ملازموں کے
 اور کسی کے قابل نہیں ہوتیں۔
 غرض یہ کہ کھوکھلے کھوکھلے رسالوں کی جان سخت

آفتاب میں ہے۔ ملا وہ ان کو ملے انصاف۔ دوسرے
 اور شام مغرب میں میں چار چار پھر سے کرین اکثر
 اوقات دو دو گھنٹے واکٹانہ کی سہولت کا
 ملنے ان کی ۱۰۔ ۱۱ گھنٹہ کی سرکاری ڈیوٹی میں
 ۳ گھنٹہ کا اور اضافہ کر دیتی ہے۔ دن کا نوکریا
 ذکر ہے۔ رات کو بھی کافی آرام نہیں ملتا۔ موسم سرد
 میں ان بیماریوں کی حالت قابل رحم ہوتی ہے شام
 کوئی صاحب زمین کرین یا نہ کرین مگر یہ اصلی بات ہے
 کہ ایک شخص ایک ہفتہ تک اپنی محنت و کوشش کی عوض
 نہ دیکھ سکا۔ صبح وہ خواب نوٹسٹم میں پڑا کہ ان کا
 کوچ دفتر کا ہوا۔ کچھ اچھے نوکریوں کو چلے گئے۔ والد
 صاحب کھانے کی دکان پر گئے تو اس کے مدرسہ
 میں تھے۔ یہ بجار سے جھٹ پت دہر کر کے دفتر
 کو دایں ہوتے۔ لڑکے آئے اور باپا وقت گزار
 کر خواب شراحت میں لگو اب رات کو یہ بچہ والد صاحب
 ہی اگر دراز ہو گئے اور صبح کو بھر دی سولی دور
 شروع ہوا مغرب ہفتہ بھر کے دن۔ جب تو ان کو کھانا
 کو کھینچی ملی تو اس کے دل پر آئی۔ اگر ان کے حکم
 نور اور دلی کو کام فرما کر احاطہ واکٹانہ میں تمام
 ملازمین کو اسے سولی گڈ کے قابل سکانات بنائیں
 تو خواہ وہ ان کا کرایہ مقامی شرح سے لیا کریں۔
 پھر بھی ملازموں کو اسے نہایت آرام اور اطمینان
 کا باعث ہو جائے۔

وی پی سٹم واکٹانہ

اس کی پہلی ہی جگہ کو مرتبہ اس امر پر غور کیا کہ وی
 پی سٹم کو درپیش ہے براۓ نامہ تجارت کی پوچھا
 ہے اور تاجروں اور خدایان کو کوئی قسم کا فائدہ
 ہوتے ہیں لیکن میں ہی کوئی شک نہیں کہ اس پر یہ
 سے اکثر نقصان پہ ہوتا ہے خریدار ان کو نہیں
 اوقات ظالم طبع مشربان کے ہاتھ سے واکٹانہ کی چیز
 دور ویر کو کھیتی ہے۔ جس کا انداز بننا اس کے نہیں
 کہ خریدار حالت میں جاوے اور پھر جو فیصلہ
 سے اسے اپنی دغا باز تاجر کو سزا دلائے۔ لیکن اس
 کہیں وی پی کوئی پینٹا نہیں چاہتا شاید ایک فی
 ہزار ملگنی دس ہزار خریدار ہوتا ہوگا جو ان نقصان
 کی تلافی کیلئے با ب عدالت پر پوچھ دہن ضروری ہے
 جان درویش فاسوش ہر تاجر ہیں۔ اور اس طرح ایسے
 غدار لوگوں کو کوئی پوچھ دہن نہیں۔ برخلاف ان کو تاجر
 کوئی اس طریق کو ایک قسم کا نقصان بعض اوقات
 پہنچتا ہے اور وہ پوچھ دہن کہ ایک شخص مال چھوٹا ہوا ہے
 وجہ سے اس کی انکساری کو تیار کیا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ
 صرف اس مال پر جو محصول لگایا دیا جاتا ہے وہی تلف
 ہوتا ہے بلکہ ان کی انکساری جو دی لی ہو چکی دیا جاتا ہے
 ضابطہ جاتا ہے۔ چارویں سیمین نہیں آتا کہ کسی آرڈر
 کیشن واکٹانہ کیونکر لپٹا جائے جبکہ وہ کسی آرڈر فرم سے
 کو چھپا نہیں ہوتا۔ وہ کمیشن تو ایسی رقم کا معاوضہ ہے
 یکم اپریل ۱۹۷۱ء سے اس قانون میں کچھ تبدیلیاں
 اور وہ یہ ہے کہ آئندہ وی پی فارم میں کسی آرڈر

کیشن کے ٹکٹ خریدنے کو گھنٹے نہ پڑیں گے۔ بلکہ واکٹانہ
 خود اس قدر رقم اضافہ کرے کہ کوئی بائیں وصول کیا کرے
 مثلاً اگر چھ کلو میٹر لی پی کو اب اس کا وی پی کیشن کا
 ٹکٹ اسے لگایا جاتا ہے۔ لیکن اگر چھ کلو میٹر لی کرین
 تو اس پر کٹا ٹکٹ لگایا جائے گا اور یہ آرڈر واکٹانہ میں ہی
 جاوے گا اور کوئی بائیں کا نقصان ہو گا۔ یہ ایسی وجہ ہے
 جو اخبار کو دی لی کرین میں جس کی سب سے زیادہ
 کرنا شروع کر دیتا ہے کیونکہ اس کو کارخانہ کو کار سروس
 نقصان پہنچاتا ہے کہ خریدار اس کا انچھوٹا ہوتا ہے لیکن اب
 آئندہ واکٹانہ خود ہی اضافہ کرے کہ وصول کر لیا کرے۔
 اس کے وی پی کیشن والوں کو کوئی نقصان نہ ہوگا۔ البتہ واکٹانہ
 کے پوٹسٹم دن کا کیشن ضرور کم ہو جائے گا اور اگر نقصان
 پہنچتا ہے اس کی ان کو نقصان کی تلافی کیلئے کوئی تجویز
 ان کے واکٹانہ کو ملحوظ رکھنی چاہیے۔ جیسا کہ وی پی
 کے کوئی مقررہ انداز کرنا پڑتا ہے ہم اس قاعدہ
 پر غور کیا ہے کہ آئندہ واکٹانہ میں فی الحال سب سے زیادہ

سالی لینڈ کی اکسبان جاتی

جہیز ہے۔ سالی لینڈ میں ہم ہر اخبارات روانہ کرتے
 ہیں تعجب نہ کہ وہ وہاں ہی نہیں ہے جو وہ وہاں
 دفتر میں اسے معلوم نہیں کہ ان جاتی ہیں؟
 امید ہے کہ اس پر توجہ کیا جائے گی۔

ہر کار وکی تنخواہ میں اضافہ کی ضرورت

ہم نے ایک کی کسی گذشتہ اشاعت میں سپر سٹڈنٹ
 صاحب امرتسر وریون کو توجہ دلائی تھی کہ وہ ہمارے
 ہر کار وکی کی ترقی تنخواہ کی طرف ہی توجہ فرمادیں آج
 ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہماری اس خبر پر کیا فوٹس دیا جائے گا
 لیکن اس کی کام نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ فرقی بہت ہی
 ہر وی کے قابل ہے۔ ہاں پھر یہ مایوس برکری کی
 سخت جلائے والی دیوہ اور یوں ایسے وقت جبکہ
 ہوائی پندرہ دوسرے حیوانات ہی آرام کر رہی ہیں
 یہ بچا ہے اچھا خاصہ جہد اٹھائے ہوئے ہوا ہے
 جارہے ہیں۔ غرض یہ زمین تیار ہے اور یہ
 پینٹا ہے بارش ہو یا کرکڑا ناہاڑا ان کو اپنے
 کام پر جانا ضروری ہے۔ اور پھر برسی ہمارے
 زبرداری ان کے سر پہ ہے۔ ذرا مہر خراب
 ہو جائے تو ان سے جواب طلب ہوگا۔ ڈاکٹر
 دیر سے پوچھ دہن کے ذمہ دار۔
 غرض عجیب کش کش اور شکلات میں جو ہیں سارے
 اسے تنخواہ صرف ہاں پھر یہ مایوس اس کی حالت
 ان کو کام سراز کر کے یہ ضروری ہے کہ اگر ان کو مہر
 سوبہ ہوا نہ دے گا تو ان کو کم از کم چھ روپیہ ہی
 دی جائے۔ سب سے زیادہ صاحب اگر اس مضمون پر
 توجہ فرمائیں تو وہ ہر اردن بیکس ہر کار وکی اور
 ان کے بال بچوں کی دوا میں لین گے۔

مراسلت

اگر حقیقت اسلام درجہ میں ہے
نہ از خندہ کفر بہت بر مسلمانی

تاہم کو معلوم ہو گا کہ کمال کے ایک معزز عالم فاضل
جناب مولوی عبداللطیف صاحب میں نے نوبت
جب قادیان میں تھے اور حضرت اقدس مسیح موعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشرف بہت ہو کر آپ
تشریف لے گئے تو وہاں کے تالان مولویوں
نے علامہ موصوف کو طلبا و عنادا شہید کر دیا
پھر مولوی عبداللہ جیکو اور ایک فوجی لکھنؤ کی
حرکت لاہور میں پہنچے پھلے پڑ گئی اور اپنے
ماہواری رسالہ میں ایک طویل فتویٰ جاری فرمایا
لکھا کہ مولوی محمد عبداللطیف حرام مومن سے
مروا ہے نہ کہ شہید ہوا کیونکہ قرآن تشریف میں لکھا
ہے کہ من کفر باللہ من بعد ایمانہ کلا
من ارکا و قلبہ صراطا پاکہ ایمان۔ لکھنؤ
آیت الان فلفوا اذانہم نفسہ و جندہ
کہ اللہ نفسہ۔ اب تاہم ان الفاظ فرمایا
کہ جیکو مولوی صاحب کے کسی فاضل علی کی ہے اور آیت
بیانات کا کیسا اٹھا بیچ لگا لے پہلی آیت میں تو
صرف اتنا ہے کہ اگر کوئی مسلمان جان بچائے کہ جو
ایسا کرے تہ خدا تعالیٰ اس پر چیلن گرفت نہیں
کرے گا۔ اس سے یہ کہاں ثابت ہو سکے کہ جیکو کوئی
محبوب کرے یا کچھ اندیشہ معلوم ہو تو جو بہت مرتبہ
سہیلے۔ دوسری آیت میں صرف کفار کے ساتھ
تعلقات دونا ذکر رکھ کر اجازت ہے بشرطیکہ اندیشہ
ضار نہ ہو۔ ہکا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ذرہ سے
خوف کی وجہ سے فضا مرتب ہو جانا چاہیے۔ ان
آیات سے اگر کوئی یہ سمجھ لے جیسا کہ جیکو مولوی نے
رسالہ ہندوی میں لکھا ہے کہ (مالک حنفی کے
ساتھ شریک کرنا اولاد کو قتل کرنا فواحش کو نزدیک
جانا۔ قہر۔ گوشت خنزیر۔ ناحق خون کرنا۔
بیموں کا مال کھانا۔ کبیل و مینان پورا نہ کرنا۔ ورل
نکرنا۔ مردار۔ تیار عیز و وغیرہ) یعنی والدہ
سے بی بی سے نہ کرنا خلاف دعائی کو گالیاں دینا
وغیرہ) تمام مجاہد کی حالت میں حلال ہو جاتے
ہیں اور اسی حالت میں جو شخص ان سے پرہیز کرے
اور اپنی جان کو ہلاک کرے وہ بیماری گمراہ ہے
دیکھو صلوٰۃ اشاعت القرآن یا بت ماہ ہندوی لکھنؤ
نہ کسی شال کشت اٹھا کر بھل اسفار کی ہے کیونکہ
خدا تعالیٰ مومنوں کو خاص طور پر ارشاد فرماتا ہے کہ
و لنبلونکم بشئ من الخوف والجموع ونقص الاموال
والانفس والنفوس الثمرات فیشا الصابرین
الذین اذا اصابہم مصیبة قالوا ان اللہ
وانا المیدراجعون۔ اولیٰ ان علیہم صلوات
من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المہتدون۔
خدا تعالیٰ تو مصیبت اور خوف کی وقت صبر کرنے والوں کو
سلوک اور رحمت کا وعدہ دیتا ہے اور ہدایت یافتہ

قادیان سے گھرا چکر لاری ایسے کو کہ فرشتے میں
الکعب ثم العجب۔ پھر اس دعائی فرماتا ہے
لا تفتلح فی سبیل اللہ او فخر لمغفرۃ
من اللہ خیر مما یجمعون۔ کیونکہ یہ آیت
قرآن شریف میں موجود ہے یا نہیں۔

برایں مولویت بایہ گریست
پھر خدا و تعالیٰ فرماتا ہے فلا تخشونم ولا تخشوا
واللہ فحق علیکم۔ پھر فرمایا ہے فلا تخشوا
الاناس واخلشونی ولا تشقروا بایائی غمنا
قلیل ومن لہ فیکمہ ما انزل اللہ فادلہا
ھذا الکفر فلان۔ خدا تعالیٰ بار بار فرماتا ہے کہ کیا
کے لوگوں سے مت ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو مگر
معلوم ہو کہ مولوی عبداللہ صاحب میں کچھ
مہریت کی رنگ بھی ہے جو غلط ہے تو نہیں دیکھتے
مگر لوگوں سے ایسے دیتے ہیں کہ ذرہ سے خوف منکی
وجہ سے مرتد ہونے کے یو طیار بن گئے ہیں۔
آقریں یاد بریں بہت مر دانا تو۔
جیکو مولوی صاحب نے چند آیات سے غلط و غلط
استدلال کر کے علامہ عبداللطیف شہید پر ناجائز
فتویٰ کفر لگا یا تھا مگر خدا کی عجیب شافی کے علامہ
موصوف کی بریت تو قرآن سے ثابت ہو گئی ہو
جیکو مولوی خود ہی آیت میں لکھ چکے ما انزل
اللہ فیہ کے وعید کے نیچے آگئے موصوف
میں افسوس اپنے کرنا تھا قصور پر ناغہ آیا

کردہ خدیش آ مد پیش
چند روز ہوئے کسی احمدی بھائی نے جیکو مولوی
کو چھاکر اگر مولوی عبداللطیف حرام مومن تو
مر گئے ہیں تو بتاؤ کہ امام حسین جو کربلا میں قتل
ہوئے انکی نسبت آپ کا کیا فتویٰ ہے اس کے
جواب میں جیکو مولوی صاحب لکھتے ہیں ثلاثۃ
قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم
ولا تسئلون عما کانوا یعملون۔ یا ایک چٹا
حق جو گندہ چکی ان کا کیا ان کے لیے اور تمہارا کیا
تمہارے لیے جو کچھ وہ کر لائے تمہارے انکی پوجہ
کچھ نہ ہوگی میں مرزا کی جماعت کا یہ کوئی نیا سوال
نہیں بلکہ قدیمی کافروں خصوصاً یہودی و
نصاری کے ہیں کہ ایسے ایسے سوال و اعتراض
قرآن میں موجود ہیں اور ان کے جواب بھی ہم پر
کرتے ہیں کہ یہ خاصہ آئینہ ان فرعون سوالات
کے جواب دینے کی نہیں تکلیف نہ دیا کہ کئے اور
اس فرض سے قرآن ہی پر نگاہ ڈال لیا کہ کئے
یہ سوال کن لوگوں کے مشابہ ہیں مسلمانوں کے
یا کافروں کے ہوتی

جواب الجواب۔ مولوی صاحب! فرعون نے
موسیٰ علیہ السلام سے یہ کفار کہنے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے ام سابقہ کی نسبت سوال کیا
تھا چونکہ وہ ایک دور دراز زمانہ کے وقت
تھی نیز کہنے لہو سوالات بے سود بھی تھے ایسا کہ
یہ جواب دیا گیا کہ ثلاثۃ الہم مگر یہ تو آپ سے
ہی آیت کے ایک فرد کی نسبت سوال کرتے ہیں
جو قرآن شریف کے احکام کے ماتحت تھا کہ آیا
وہ شخص جسے یزید کی بیعت سے انکار کر کے

آپ کو اور ہر ایسوں کو کربلا کے میدان میں
ہلاک کر آیا کیا اس کا یہ فعل قرآنی تعلیم کے
مطابق تھا یا مخالف اور اس کی کارروائی
سے خدا پر حسب تعلیم قرآن رہائی ہو یا ناچار
وجل سے کیا فائدہ لا لبس والحق بالباطل
عبر لگئے۔ پھر ثلاثۃ امۃ میں تو صاحبزادہ
عبداللطیف صاحب بھی دہن ہو گئے پھر آپ نے
انکی نسبت یہ ناجائز کیوں کیوں شائع کی کل
کا مردہ آج قدحلت میں داخل ہے آپ نے کس
دلیل سے حضرت عبداللطیف کو شتی کر لیا
جیستی اسے کورک فطرت تباہ
طعنہ بر خرابا بد میں راہ سیاہ

لکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر جو
واقعات گذرے ہیں جو ایک ایک جابجا
بکری کی طرح ذبح کیے جاتے تھے انکی نسبت بھی
آپ کا یہ فتویٰ ہو گا۔ خصوصاً امام حسین کی نسبت
تو آپ کا یہی اعتقاد ہے جو عبداللطیف صاحب
کی نسبت ہے مگر شیعوں کی خوف سے آپ نے
ہمارے احمدی بھائی کو صاف جھانپیں رہا
یہ آپ کا عجیب فتویٰ ہے کہ عبداللطیف صاحب
کی وفات سے پہلے جملہ قرآن شریف کے
پر خلاف کر گذرے انکو تو کچھ نہ کہہ مگر
عبداللطیف کو مزور و برا کہہ دو۔ یہ تو نادان
سے نادان بھی جانتا ہے کہ جس وقت سے قرآن
شریف نازل ہوا ہے اس وقت سے بیکر قیامت
نک یہی ایک عام حکم ہے جو کوئی قرآن کے
پر خلاف چلے گا وہ گمراہ کہلاے گا جو اس کے
ماکت ہو کر چلے گا وہ مومن متقی کہلاے گا۔
آپ کی تخصیص آپ کی حیالت اور ضلالت پر
گواہ ہے۔ اگر آپ واقعی طور پر اہل قرآن ہیں تو
جواب صاف دیں قرآن شریف بزدلی اور نا
مردی کی تعلیم نہیں دیتا وہ تو پیادری اور
شجاعت دکھانے کی تعلیم دیتا ہے آیت
نذہب و یحکم یاد کرو۔

اب ہم جیکو مولوی کے مریدوں سے سوال
کرتے ہیں کہ ایسا پیادہ جو ذرہ سے خوف کی وجہ
کل جہانم کا مرتکب ہوئے والا ہو وہ بھی
کبھی مادی دین میں نہیں ہو سکتا ہے۔ اور کیا
حضرت آدم علیہ السلام سے بیکر آج تک کوئی
نئی رسول ملی مجدد ایسا گذرا ہے جو لوگوں کے
دھمکانے سے ڈر کر مرتد ہوا ہو۔ قرآن۔ قرین
انجیل۔ احادیث۔ تاریخ سے ثابت ہو کہ جب کبھی کسی
بندہ خدا کو کفار نے تکلیف دی ہے تو ہجرت
کر لیا یا قید اختیار کی ہے یا موت قبول کی ہے
مگر کسی جرم کے مرتکب ہو کر ہرگز کبھی نہیں ہو
مگر افسوس ظالم مرشد پر جو ذرہ سے خوف ہو
بھی کفر اور شرک کی ترغیب دیتا ہو اور بے نیک
دین پر یہ ناجائز فتویٰ جو عبداللطیف شہید
پر لگا ہے آپ کے اسلام اور قرآنی دانی کی
حقیقت معلوم شدہ

رافع محمد بن ہزاروی حال وار
قادیان ۹ مارچ سنہ ۱۹۰۶

ہم اور ہمسائے ناظرین

الحکم کی موجودہ تقطیع اور حجم کے باعث الحکم میں ہند
مضامین آہلتے ہیں جو ایک معمولی کتاب کے پانچ عدد
میں سما جاتے ہیں۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ الحکم
کس قدر ریڈنگ میٹر مفتہ وار دے رہا ہو کیونکہ الحکم
کو بہترین اور مفید تر اخبار بنانے کے لیے اسکی توسیع
اشاعت کی بہت بڑی ضرورت ہے جو قوم کی توجہ
چاہتی ہے

اکثر خطوط میں الحکم کی موجودہ تقطیع اور عادتہ کی اصلاح
کے لیے توجہ دلائی جاتی ہے ہمارے ناظرین انشاء
الغیرہ۔ ۱۰ اپریل کے الحکم کو ان اصلاحوں کا عملی پر
پائیں گے۔ اور امید ہے اسے بہت ہی پسند کرے
توسعت انہیں اعتراف انشاء اللہ کرنا چاہیے گا
الحکم سلسلہ اعمالیہ چھپا کر سب پرانا ہی نہیں بلکہ
سب بہتر اور سب بڑا اور سب ازرا اخبار

اور قوم کو دیت ہر گز کہ اتنا بڑا اخبار اتنی قیمت میں کیوں لکھا
جاسکتا ہے
الحکم کی اشاعت کی ایران تک پہنچنے کا ذکر ہے گذشتہ
اشاعت میں کیا ہے آج کی لڑاک میں ہمارے محذوم
مولوی نذر علی صاحب پشاور کی رشتہ از میں کوہ
مشہد میں الحکم کی وسعت اشاعت کے لیے خاص ہی
کرتے ہیں۔ وہ صرف ہی نہیں کہ توسیع اشاعت کے لیے
فکر مند ہیں بلکہ انھوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ فارسی
مضامین لکھنے کے لیے سبکدوش ہوں گے جو الحکم کو
مرد دیں گے تا جلاہ اللہ احسن الجزاء۔ ہرگز
کے فضل سے امید ہے کہ اگر ہم نیک نیتی کے ساتھ الحکم
کے ذریعہ اس خدمت کو کرنا چاہیں گے تو گو بہت سی
مشکلات کے بعد ہو گا یا لی ضرور ہر گز ادراک
کی خفہ قوم میں بیداری کا اثر محسوس ہونے لگے
گا۔

ضیائی فیضی الحسن صاحب بریل سے ہم کو دو معزز نمونہ بھیجے
جس میں ایک نمونہ سولہ سالہ دیگا اور دوسرا بچہ جو
ضیائی صاحب کے جو کچھ لکھا ہے اپنا فرض ادا کیا ہے اسکی جزا
سے پائے لیکن ہم توسیع اشاعت کے خیال کو عام کرتے
اور الحکم کا مذاق پیدا کرنے کے لیے ان دو نمونوں کے ساتھ
پر جو دو غیر مستطیع طالب علموں کے نام فرق عجم سالانہ
نی پرچہ کے حساب سے جاری کرنا آمادہ ہیں اور کرمی
شخص ہیں کہ سکتا کہ ۹۶ جزو کی کوئی کتاب ایک روپے
میں دیجا سکتی ہے کیونکہ الحکم کی کتابی ساثر سالانہ
۹۶ جزو کی ہے۔

